

فردوس خصال

محمود دایمی

فردوسِ خیال

از
محمود اسرار علی



قیمت ۸۰

بار اول ۱۰۰۰

اربابِ نظر سے!

رباعیات و قطعات کا یہ مجموعہ ”فردوسِ خیال“ کے نام سے ملک کے اربابِ نظر کے سامنے نہایت ادب سے پیش کیا جاتا ہے جو نہ دیباچہ و مقدمہ سے مزین ہو نہ سستی بصروں اور تقرظوں سے آراستہ! میرا خیال تو یہ ہے کہ اگر کلام کسی قابل ہو تو اسکی مقبولیت یقینی ہے اور لغو و لا طائل ہو تو سعی خود ستانی لایعنی اور زعم ہمہ دانی بے سود۔

مشک آنت کہ خود بیوید نہ کہ عطار بگوید

البتہ ناقدانِ ادب کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ اشعار فضول بھی ہو کر تے ہیں :- وہ ردی قبول بھی ہو کر تے ہیں عیبوں میں ہنر دیکھنا ہنرمندی ہے :- کانٹوں ہی میں پھول بھی ہو کر تے ہیں

ساحلی سٹریٹ جوائننگ بلڈنگ
محمود اسٹریٹ

جائی۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۲	فلسفہ معیات		(رباعیات)
۱۳	حقیقت کائنات	۱	نذرِ حمد
۱۴	قومی سیرت	۲	ہدیہ نعت
۱۵	سنگِ راہ	۳	عہدِ قدیم
۱۶	عالمِ خیال	۴	سیفِ قتل
۱۷	نعمِ ابدل	۵	استقبالِ بہار
۱۸	جزائے اعمال	۶	حساسِ زردال
۱۹	مردمِ چشم	۷	صرفِ بے محل
۲۰	پستیِ اخلاق	۸	بقائے الفت
۲۱	وسعتِ شاعری	۹	ترتیبِ عالم
۲۲	جگنو	۱۰	دامِ حرص
۲۳	تقاضائے قدرت	۱۱	تعلیمِ شکیبائی

صفحه	عنوان	صفحه	عنوان
۳۹	قدر اجاب	۲۴	قطر الرجال
۴۰	زعم خود پرستی	۲۵	تدبیر یا توکل
۴۱	آل دنیا	۲۶	جبر و تدبیر
۴۲	جوش ترقی	۲۷	رجوع الی اللہ
۴۳	معائے ہستی	۲۸	کتاب حیات
۴۴	افسانہ عشق	۲۹	در بار حقیقی
۴۵	دیو الی کا چراغ	۳۰	انجام حیات
۴۶	یاد شباب	۳۱	درس اخلاق
۴۷	اعتراف کم مائیگی	۳۲	ننگ شرافت
۴۸	حقیقت عقل	۳۳	محمود کا نصب العین
۴۹	راز تخلیق	۳۴	توشہ آجرت
۵۰	مدح امیر مینائی	۳۵	مرقع حسرت
۵۱	فیضانِ کرم	۳۶	تمنائے مرگ
۵۲	نشابہ نیرین	۳۷	طلوعِ خود شنید
۵۳	طوقِ ہستی	۳۸	عجزِ ادراک

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۸	جہانِ عرفان	۵۴	مدح صدرِ بزم
۶۹	حرمتِ نسوان	۵۵	دین سے غفلت
۷۰	رموزِ حیات	۵۶	تقدیر و تدبیر
۷۱	عہدِ شباب	۵۷	درسِ تہذیب
۷۲	احترامِ جذبات	۵۸	نقشِ وحدت
۷۳	دورِ زندگی	۵۹	خوشے عمل
۷۴	شادیِ طلباب	۶۰	توکل علی اللہ
۷۵	شوقِ تحقیق	۶۱	توہینِ انسانیت
۷۶	جوہرِ ہمت	۶۲	انجامِ تذبذب
۷۷	ماہِ فناک	۶۳	اہتمامِ ہستی
۷۸	درسِ قناعت	۶۴	رفقارِ ترقی
۷۹	غرمِ راسخ	۶۵	جذبہٗ اخلاص
۸۰	تاجِ عبودیت	۶۶	حقوقِ ذمہ و انفس
	(رباعیات فارسی)	۶۷	فلسفہٗ حق

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۹۴	شانِ اولوالعزمی	۸۱	پیغامِ بیداری
۹۵	تقاضائے عمر	۸۲	اثرِ طبیعت
۹۶	کرشمہٴ ہمت	۸۳	مالِ نفاق
۹۷	رازِ ناکامی		(قطععات)
۹۸	نیک انسان	۸۴	ہستی باری تعالیٰ
۹۹	انجامِ کار	۸۵	اصولِ سیرت
	(قطععاتِ فارسی)	۸۶	شکوۃٴ مکتوب
۱۰۰	رازِ آزادی	۸۷	مشاہدِ حق
۱۰۱	نبردِ عدمِ شکن	۸۸	سفرائے حق گوئی
	(فککات)	۸۹	شہادتِ مستقل
۱۰۲	رسومِ کہن	۹۰	لحد پر رونے والوں سے
۱۰۳	تعلیمِ نسواں	۹۱	یادگارِ دل
۱۰۴	شوقِ ملازمت	۹۲	قیدیوں کی اولاد
	ۛ	۹۳	فدایانِ علم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رُبَاعِيَّات

نذرِ حمد

اے روشنیِ حشیم و آفتاب و قمر
سرِ چشمہ نور و حلقِ اہلِ بصر
دیکھوں میں تجھے تو کس نظر سے دیکھوں
جب اپنی نظر سے آپ اوجھل نہ بنظر



محبوبیت
 محمود جانی نسبت سے کر لیا
 دھونے کو زبان جو کھنکھوڑا

ارواح میں دھوم تھی کہ سُبحان اللہ
 دربار رسالت کا ہے خوشنوریا
 ہے ہے

عمر شریف
 پنج کدہ ازل سے پورا ہم نے
 وہ جہاں الست آہ پورا ہم نے

بے پر مغال ہے دور بادہ کے کیف
 فتنوں سے کہیں کو چھوڑا ہم نے

وہی ہے جس نے
 ہر شے کو اپنے
 ہاتھ سے بنایا ہے
 اور جس نے ہر شے کو
 اپنے لیے بنایا ہے

جس نے ہر شے کو
 اپنے لیے بنایا ہے
 اور جس نے ہر شے کو
 اپنے لیے بنایا ہے

استقبالِ بہار
 عالمِ بہار میں طرازی ہے
 کرشمہ کی صلیب کا منی ہے
 جارو بہار

نہیں جا بجا چھاپا ہوا
 شہنشاہی کی ہے
 شہنشاہی کی ہے
 شہنشاہی کی ہے

احساسِ زوال
 غمِ گہرا کیس ہو ہم کو اپنی
 اور زلیلت کی چھڑکیس ہو ہم کو اپنی

دشوار نہیں ہے بلکہ ناممکن ہے
 رستی کا نہ احساس ہو ہم کو اپنی !!
 جے جے

ممنوع
اوقات کی اپنی قرار دینا
جو وقت سے ہے

ممنوع باب وضع غنی
ممنوع باب وضع غنی
ممنوع باب وضع غنی

۴
مطالعہ الفت
گفتگو میں ان کے میں گفتگو بابی
کیں ہو صبا میں اسکی گفتگو بابی

اجباب میں ہم پر نہ ذکر اجباب
البتہ ہوں میں ان کی الفت بابی
۵

تین عالم
عالم کو جادات
حیوان کو نباتات
انسانی

تین اعمال
محبوب خیالات
و غرض
ہو جائے

دینِ حق
 دنیا میں حرص جو دم پاتا ہے
 اتنا ہی وہ اپنے دل میں غم پاتا ہے

عالمِ جاہلے جہاں اگر تو پھر بھی
 وسعت کو کسی قدر وہ کم پاتا ہے



میں نے تم کو کیا ہے کہ تم مجھے
 مجھ پر اتنے زور لگائے کہ میں
 بول جاؤں اور اس کے بعد مجھے

میں نے تم کو کیا ہے کہ تم مجھے
 اچھا لگتا ہے کہ تم مجھے
 اچھا لگتا ہے کہ تم مجھے

فاضلین
 در زمین اکبرین ادب پیدا
 در این کتب اکبرین ادب پیدا
 نافی ہے ہر حال پہ حال اچھا
 دنیا ہے تو ہے کا سب پیدا
 ۱۴

تحقیق کا نیا
 نو ہوا ہو کر مہربان کیا ہے
 پھر ہی ہو پھر ہی کیا ہے

چراغ کے نور کا دوسرا
 جگہ پہنچا ہے کیا ہے

۱۲

تو ہی شایہ
 جہ جہ ہر اک پھول کی بو ہو مخصوص
 ایسے ہی ہر اک قوم کی ہو مخصوص

تہذیب پر مغرب کی عیث نازاں ہو
 نادوان کباب سے کیسے پوچھو مخصوص
 شہ ۱۲

شکستہ
 بہت کڑی ہوئی ہے
 بہت کڑی ہوئی ہے
 بہت کڑی ہوئی ہے

بہت کڑی ہوئی ہے
 بہت کڑی ہوئی ہے
 بہت کڑی ہوئی ہے
 بہت کڑی ہوئی ہے

عالم خیاں
 تھیں یہ سب عدسے گزر جائیوں
 عالم نیا تو اب بے دھڑ جائیوں

کھینچا ہوں کشتی مصو
 برقی سے کھینچا ہوں
 اور اپنی تصویر سے دیر جائیوں
 ۱۶

منہم کسب
 وراثت ہے تو نہت پر موت سیویدل
 اور خوف کرنا پوچھو موت سیویدل

عشرت کا سکون کی لذت سے بدل
 صورت کا جمال حُسنِ سیرت سیویدل
 ہے ماسچہ

خیراتِ اعمال
اخلاقِ جمید کی جزئیات ہے
افعالِ خبیثہ کی شرایات ہے

چلے تیری بدی کے تھے پر دنیا میں
انسان نہیں اُن کا فریاد ہے
چہ در چہ

ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو

ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو

رشتہ اخلاق
 دیکھو کیا ہے کہ بہت عالمی اپنی
 اور یہ ہے اخلاق سے عالمی اپنی
 دل گرہ کیا فضائیں آرا اور کی
 دل سے نہ کہتی تنگ خیالی اپنی
 ہے ۴۰

و بہت شاعری
 کچھ کچھ گلے کی جو آواز ہے یہ
 زبیرؔ بے نطق کا اک سہارا ہے یہ

منتظرِ غدا دل میں جو یہ ہے
 جاوید و سخن کا میرؔ ہے اعجازی یہ
 اے اے

گنجینہ
 کہ کہ تہ تیغ کی گئی تھی بہار
 طعنہ کی کیا ہے یہ ان کا

پڑنے سے ہیں تہ تیغ ہوئے
 بہار کی کوئی ہے یہ کتنی بہار
 ۲۲

تقاضا قدرت
 ناسوا لہم سیدہیں پیرا جائے
 صبر شکن کے موتی ایسے ہیں

قدرت کا تقاضا ہو کہ تفتیش
 ہووے کی طرح بن کے پیرا جائے
 ۴۴

فقط الزحیان
انسان رہا خدیوہ انسان نہ رہا
گلزار رہا زوق گلستان نہ رہا

محبوب بھی
صخر بھی پریمی بھی ہو
محبوب سا کوئی مرید کیا بان نہ رہا
چ ۲۴

تیرا کوئی
 باغ و دینا خدا میں ہمیت ہے
 کشتی کو خود اپنے وزن کا لنگر

کھنچ لے دستِ پیر
 کہ پہنچے تیرے پاس
 اور اس کو نواہ کے حوالے کرے
 ۲۵ ہے

و جبرئیل
 پہنچا ہوں قدم قدم پر رہ جاؤں
 گرداب میں گھومتا ہوں جاؤں

حلقہ کی تہ قرار ہے نہ رکن کی مجال
 میں چھوڑتی ہے وہ سم جاؤں
 ح ۱۹۹۱

طبعی کی رائے
 کثر ہے وقت دن میں کثرت ہے
 اوقات کے ابو و حبیب میں کثرت ہے

ہر کس کا تاج بہ تاج ہے پائے
 ہر کس کا تاج بہ تاج ہے پائے
 ہر کس کا تاج بہ تاج ہے پائے

تجارتِ حیات میں
 ہر عمل کے دن کو باب سمجھاؤں میں
 کیا تکتہ لا جواب سمجھاؤں میں

اوروں کے نصایں میں یہ حصہ کتنے
 اس زینت کو وہ کتاب سمجھاؤں میں
 ۲۸

درمانِ یقینی
 دردِ دواپذیر
 کلفتِ یسوی کور
 چو دریاں پایا

کیا نشانِ هو اندری اللہ اللہ
 بر حالِ میں فضلِ بر آکیاں پایا
 ۲۰۷۰

انجمنِ اہل بیت
 اے جانِ بین پر ناز کرنے والے
 اے علم کے فوں میں کھنسنے والے
 گم کر کے نیکیا تو بھی اک مشیتِ فیما
 پہلے نہیں اور کرنے والے
 ہے۔ ہم ہے

دینِ اخلاق
 عاقل کو نصیحت ہے جہاں تک حکمت
 پہنچاتی ہے عشق تو مگر بھی جائے
 نیکی کا عطف جہاں میں نیکی ہو عطف
 اخلاق یہ ہر دلوں کو نیکی کی جائے
 چچہ اسماعیل

چنان گفت
 در تمام کایه صفت الہی توبہ را
 اگر تمہا میں یہ صفت الہی توبہ را
 دھونی نہ گفت ہر زبان پر افسوس
 اور آپ کایہ طرف الہی توبہ را
 چہ ہمیشہ

موجود کا نصیبین
 ہو کر میری جاں پر جاں
 ہر دم پر تپتا ہو کر
 حافظ کا یہ حق ہے

راز کی نصیحت ہو کر بن فلسفہ وال
 موجود کا نشانہ ہو کر
 اسلام
 ۴۴

تو بہت آفرین
 خاطر ہو کہ ایک دن
 پیمانہ زندگی کو تو دیکھنا ہے
 نادان! وہ کام کر کہ آج کل
 غمت میں نہ پھنسا کر
 جی نہ ملے

میں نے مگر
جام غم و اندوہ پیچھا کیا ہوں
باورِ ذرا ضبط کئے جا کیا ہوں

کچھ کر کے کھائی میں ابھی تھکتا ہوں
میں نے کتنی بنائیں تجھے جا کیا ہوں
تجھے دوسرے

کلوع و تیرید
 فخر شید و جربیدم ترا ہے
 اک تازہ حیات کا پیم ترا ہے
 آباد زیت کے کشمیر
 تیرے زنگار جام ترا ہے
 تیرے زنگار جام ترا ہے

عجز اور اک
جب جو ہر ذمی کو عیاں کر رہا ہوں
نور شہید کو ذریعے میں نہاں کر رہا ہوں

جب جاتی ہے اپنی شبانی منظر
آؤ علم لکھا و در زبان کرتا ہوں اے
خدا ہم ہے

قنداق حبیب
 قنداق حبیب
 قنداق حبیب
 قنداق حبیب
 قنداق حبیب

ان خند در قنداق
 خند در قنداق
 خند در قنداق
 خند در قنداق
 خند در قنداق

[illegible]

میں نے دنیا
 سے تکیہ کمال خوب دیکھا ہے
 انجامِ زوال خوب دیکھا ہے

اس کو بھی فنا ہے اور اس کو بھی فنا
 دنیا کمال خوب دیکھا ہے
 حیاتِ ابدی

تیر می
 زده بوی
 قطره بوی
 ختم بیدار نب
 قطره بوی

اشد حال
 کب بندہ ناکارہ کو با کار نب
 ہے ۴۲

مُتَمَنِّی
 اِنسان کو عالم پر بقا لانی ہو
 اور باوجود فناء عدم کو جسے جانی ہو

خاتمِ نبوتی ہو، کسی کی
 یہ بات سمجھ جائی نہیں تیری ہو
 حیدر علی

افسانہ عشق
عشق ایک سرورِ بخش افسانہ ہو
زین اس سے سو رنگا گلخانہ ہو
اعلاص کے پھولوں کی عرا بہرین
عراق کے دل کشی میں دروازے
حیدر علی شاہ

دیو الی کا پیچ خانج
 دیو الی کا پیچ خانج
 دیو الی کا پیچ خانج
 دیو الی کا پیچ خانج
 دیو الی کا پیچ خانج

بڑھ جاتی ہے اس کو روق بیہوش
 دیو الی کا وہ پیچ خانج
 دیو الی کا وہ پیچ خانج
 دیو الی کا وہ پیچ خانج
 دیو الی کا وہ پیچ خانج

بیاور شکیب
 سر مایه عیش ز دگرگانی نه رها
 احساس تشنگی و کامرانی نه رها

کیوں قصہ سن و عشق چھڑاؤنے
 جامِ وہ مر اے بید جوانی نہ رها
 یہ جو ہم ہے

اعظم فرشتہ پاک
 باوجود اس قدر پاک
 و پاک
 و پاک

یمنی نے جواب دوچارے
 وہ بھی نہ ہے کچھ پیارے
 جہاں ہے

حق و عقل
 حق اینی و عقل اینی
 و نیکی را از حق و عقل

و نیکی را از حق و عقل
 و نیکی را از حق و عقل
 و نیکی را از حق و عقل

راجہ جی
 گرجن کی شرح رقم ہو جائے
 دوزخ بھی نمونہ ارم ہو جائے
 شکاری کے پاسے اٹھا دوں جو بچا
 زینے جمال اسی میں ضم ہو جائے
 ۴۰

بح اُمیرِ مہنمائی
اسرارِ بلاغت کا دُنیا ہے تو
ریاستِ فصاحت کا سفینا ہے تو

مزدورِ ادب و دستِ نگہِ پیر
تختِ پیکرِ بیخاںہِ پوینا ہے تو
سہ۔ ۵۰

فیضانِ کرم
 بہشت کے سنہریں
 گلزار کی فوج
 اکابر گہر بار
 رتبی عہد کی مار
 چھپ چھپ کر
 ہر طرف سے
 آ رہی ہے

مختارین
وہ سوئے فلک کھینچے رہے ہیں
جھک جھک کر دال و دیب جاتے ہیں

ان کو دیکھیں کہ ماہ نو کو دیکھیں
روزوں میں وہی طالع نظر آتے ہیں
۵۲

مطلوبہ، توفیق
 والستبغراض، توفیق
 برجام مخلص ویدہ توفیق

ازادہوں اور اسیر توفیق
 کہ اسباب سبک و علقہ توفیق
 ۵۲

میں صد پرست ہو
 گلشنِ گل کی پرست ہو
 گردوں کو فروغ دے کی پرست ہو

شمع کے برابر شربت بار
 طبع سے ہے بہارِ شربت بار
 اس نیر کی نشان اس صدارت ہے
 ۵۴ ہے

دین و غفلت
انسان بشکل کوئی ایسا ہوگا
ہر وقت ہوا آندے دریا ہوگا

زندہ شتر کوئی کو بھی نہیں
کیا جانے شتر اس کا کیا ہوگا
۵۵

مطهر و دیر
 از شیشه فروزین عیب رونا
 مطهر کی روح کوئی یون و طهارت

مطهر و دیر
 از شیشه فروزین عیب رونا
 مطهر کی روح کوئی یون و طهارت

وین چہ کہ
ہیں ہمیں سکھائیں
اچھا خلق بنائیں
تو یہ ہے

پیش کشی کرنے والے اسلامی تعلیمی سرکاری ادارے

نقش و نشان
 سیدین ہیں یہ سید ہیں
 ارتضیٰ ادراک یہ چھابا جانی ہیں

لکھو آئینہ بالمشابہ لکھ کر
 کہ جس کی دو تصویریں نظر آتی ہیں
 مہر

نوع عمل
نوع اختیار کرنی ہو فقط
عادت ہی یا پیدار کرنی ہو فقط

نوع نو بنائے ہوئی ہی
نوع استوار کرنی ہو فقط
نوع پدید آئی ہو

پاک علیؑ نبی
 کتبِ نبیہ و زکات و یوگا ہو
 اک جھکا ہوا مقام ہوگا ہو

عالم سے غرض نہ ایل عالم سے غرض
 اندر سے کرم کا جھوکا ہو
 ۱۰۰

تو نہیں جانتا
 انسان ہے چرخِ مکتوب میں ملاوٹیا
 وہ اپنی شرفِ خاک میں ملاوٹیا

فوقِ کھڑا ہے گنبدِ نازِ ایشیدہ کو
 اور آگے آگے ہے گھرِ کھجورِ تیار
 عبد الباقی

انجام زندگی
 حب و جرات کی از جای
 حب و جرات کی از جای
 حب و جرات کی از جای

وقت و موقع کی راہ سے
 محبوب کی زندگی
 حب و جرات کی از جای

اتہام شہ
 محبوبہ شہ
 عشق جاودہ کی تہ

اتہام زندگانی کے لئے!
 رگتی ترا ساتھ زندگانی کب تک؟

شہ ۹۳

قساری
 جو درین عمل سے پہچاننا ہو
 ہاں یا ہم عروج پر وہ پہچاننا ہو
 کہین کہ خستہ ہیں جو آیا وہ گرا
 کہ ایک قدم بڑھا تو بڑھ جاننا ہو
 ۶۴

جذبہ اخلاص
 شوقِ رزق و قیومِ قیامت
 اغراضِ کچھ پیسے کریم قیامت

ہر وقت ہی انسان کا دل ہر دم
 اک جذبہ اخلاص ہی کم قیامت
 ۶۵ء

فلسفہ حق
 دنیا کی سیاست کو نہ لکھو
 اس سطح پر کوئی اور آپس میں لکھو

تعلیم و فنکاروں کو کچھ علم حاصل
 ورنہ ان کی پروا ہی نہیں ہے
 جیسا کہ ہے

جہانِ عرفان نہیں
 کشتیِ کرب و شدائی نہیں
 نفسِ وہم و گمراہی نہیں
 کم خجستہ وائے فقر و تنگدستی نہیں

خجستہ وائے فقر و تنگدستی نہیں
 جہانِ عرفان نہیں
 کشتیِ کرب و شدائی نہیں
 اس بارے میں کہ چھوٹے چھوٹے

عظمتِ زبوں
 گھر کیا دنیا میں اُجالا ہوئے
 اور حینِ جہاں کیا دو بالائے
 کریم ملکِ تیری عزتِ خاں
 آغوشِ میں دنیا کو پا لائے
 ۶۹

[illegible]

عبد شمس
فرید الدین
مکمل

شیر علیا
انسان کا پیر
چاہیے

اشراقِ مہربانیاں
 کرتی ہیں نہ سناں
 آجائے جو در پر
 اس کو پہچانے روزِ شہباز
 پہچانے شہباز
 ہے مہربان

دوز زندگی
 خطی کا زمانہ رفتے و چلتے گزرا
 اور عہد شباب سوتے سوتے گزرا
 پیری میں کچھ تو مانند شباب
 بوقتِ صبح بچے بچے گزرا
 یہ عہد ہے

شادی طلب
کتب میں آئے ہیں جو پوچھ خیال
تعلیم میں ہے وہاں جو پوچھ خیال

رہنے کو گھر ہو، گرنے کا تھیں در
شادی کا ہر پر خیال جو پوچھ خیال
میں

تجلی
تجلی کی طرف وارو
پاکستان کی آواز و غوروارو
آج اسے جانے دو
عزتِ محال ہو کر رہ جائے
میں ہرگز نہیں ہارو

فوتی زنی بود که بی همی
بخت مصیبت برین صیقلی
خفته بر کمرش کمره زاری
چو کمره زاری بر کمری

ما غفلان
 مخلوق سو خالق کی تائید کرتے ہیں
 اور حق عبودیت ادا کرتے ہیں
 سبحانکما خالق ہی وہی ہر مخلوق
 خواہ میں سے یا خارجہ سے
 ۱۰۰

غمزدار
 زروں کا سلسلہ پوچھتا زروں ہی تو ہو
 اور دل وہ کسی کام پر پائے ہی تو ہو
 بڑی برا تصور سے ڈرا جا تا ہوا
 تنہا ہے بھجھاؤ وہ تنہا ہی تو ہو
 وہ

چنانچہ مسلمانوں کو
 پانچ سو سال کے عرصہ میں
 عظیم ہیروؤں کے
 درگاہِ خداداد میں جاکے انسانیت کے
 وسیلے سے روحِ انسانی ہے

رُبَّاعْتِیَ فارسی

پینام بیداری

اجرام فلک بطرز نو پیداشد

دلکش دل فریب تیز رو پیداشد

در ظلمت جهل خواب غفلت تانگه؟

بر خیز از آفتاب ضو پیداشد

اثر طبیعت
 بخشید لباس دل پذیر بار
 کشید به سحر شمع انوار
 محو در غلج است که بود
 زلفش زلفی است که بود
 زلفش زلفی است که بود
 زلفش زلفی است که بود

مایهٔ خفا
 مستقیم و راست بود
 چنانچه از بهر کثرت
 صدیقان و حکام
 از یاد و خفا
 چنانچه از بهر کثرت
 صدیقان و حکام
 چنانچه از بهر کثرت
 صدیقان و حکام

قطعات

ہستی باری تعالیٰ
 گرچہ ہر ذرہ میں معمور ہی پایا تجھ کو
 دیدہ شوق سے مستور ہی پایا تجھ کو
 کچھ دکھائی نہ سکا فلسفہ کا آئینہ
 جس قدر غور کیا دور ہی پایا تجھ کو

اصول ^{فوق القوط} ^{فرا} ^{موت} ^{موت}
 خود را پیش بر ^{موت} ^{موت} ^{موت} ^{موت}
 حق کار بود ^{موت} ^{موت} ^{موت} ^{موت}
 عاشق حسن بود ^{موت} ^{موت} ^{موت} ^{موت}
 لطف نظاره ^{موت} ^{موت} ^{موت} ^{موت}
 هجرت

چشم بکھول
تیرا دیکھو
پس نہ نامہ
کروں

ہیں
میں نے ان کو بھی پکڑا دیا ہے

نہ تھی کہ وہی جو وہاں کو
 اس نے مصیبت میں جو چاہی وہاں سے
 تھوڑا سا کذب صدف سے ساغر میں
 کہ وہاں کے چوڑے حلقہ میں
 کہ وہاں کے چوڑے حلقہ میں
 کہ وہاں کے چوڑے حلقہ میں
 کہ وہاں کے چوڑے حلقہ میں

متعلق
 تفاوتِ گمنام و نام و بدل
 بنام و بدل
 بر حقیقت کہ انسان کا بدل
 ازل سے دیکھتے آئے ہیں اسکی فطرت
 تفاوتوں میں نہایت ایک ہے بدل
 ہے وہ

چاروں طرف سے
 فصول سازوں کی گونے دو
 خیال پر فصول سازوں کی گونے دو
 جو خوب جھجھکنا رہے دو
 اٹھائے ہوئے دو رو کے کیا قیاس
 تیرے حیات کا جاگا ہوا ہوں گے دو
 س۔ س۔ س۔

یادگاروں کی جو مثالیں ہیں
کہ ان کے ہر حرف میں ہے ایک
نیا اور پہلا کلمہ جس کا
معنی ہے کہ یہاں تک کہ
یادگار بن کر رہے ہو یہی ہے کیا

میں نے یہی ارادہ
کیا کہ کتابوں پر
جو نذر و عمل میں کیا گیا ہے اس کا
کچھ بگاڑ نہ ہو، تو میرے قریبی
شکر رکھاں میں بھیج دیں گے

۱۹۶۷ء

فدایان علم
 بایم گفت
 وی میدان
 تهنی و زینب
 علم و کرم
 عجب
 عجب

نشان از غمی
 کہ جلیات کو تیرے پیر پہ
 تیرے نشان کی روئی ہے
 حق از وہیں پہنچا ہے
 اور سپاہی کی طرح
 ۹۴

تخلصاً
 تیار ہو گا میں کہیں کہیں
 مہربانی میں
 دامنِ الفت کی اسیری تو آ رہی ہے
 زلفِ چال کا طریق کہیں کہیں
 ہے وہ ہے

خوش قسمت
 شہزادوں کے دربار میں
 بیسویں گھلا جا تا تھا
 بیس سال پہلے
 دسویں وقت کی ہوئی
 دسویں گھلا جا تا تھا
 پہلی سید کے گھر سے
 ۹۶ ہے

رازِ ناکامی
 عیشِ کوئی کی طرف نفسِ صلاحِ تبار
 زکریا غمِ فردا کو حسبِ لاچار
 وقتِ ادا دے لے جذبِ غیرِ تبار
 رازِ ناکامی دل کو کھلِ لاچار
 ۹۶

نیکو کاران
 یوں فیض بخشے کہ کوئی بے پروا حال تیار
 ہے وہی نیک ہوئے غریب کی دعا تیار
 یہ تو خواہی وادہم کہیں چھاپ
 کہ ہر بار تو کوں کا اچھا تیار
 ہے وہی

قطعات فارسی

راز آزادی

هر که در راه طلب کشته بیدار نه شد
 او در آغوش جهان محرم دل شایسته
 غم خور از غم صد گونه و از رخ مرنج
 هر که در بند اسیری نه شد آزاده شد

بزرگی غمِ تنگین علاج؟
 بیاری بی بیوه اربابِ وطنِ چو علاج؟
 بسببِ وطنِ آلوده چو علاج؟
 چو عقده و دوا از دستِ بدی
 یکین بی بزرگی غمِ تنگین علاج؟
 بی ارباب

فُکَاہَاتُ

رُسُومِ کہنِ

ہم نے چاہا بھی تو دستور نہ کچھ اور چلے
 اگلے وقتوں ہی کے چلے رہے ہیں
 نہ کوئی پیڑ کی عست ہے نہ کھانیا کا وقت
 دیکھئے جسکو وہ تیار رہے جب وہ چلے

تنہا نہیں
 اگر مریں تو میرے پیچھے رہیں وارو
 اے منہ پر حلاوت وارو
 میں نے کہا کہ غارتی صلیب تھیں وارو
 وجہ کہ آپ ہیں کہ وریاں
 چاہتے ہیں

حق ملازمت پر گردن میں باجیا
 عیال نبول الی ہو جاؤں بہشت میں
 جہنم کی کو حکایت سوں نواح کشت میں
 کتب و ملازمت

مباحثہ نین و ملی
